رہنے کی اہمیت کو اوروں تک منتقل نہیں کر سکتا۔ نیکی کی طرح خوف بھی متعدی ہے، اگر استاد خود اپنے دل میں پوشیدہ طور پر خوف زدہ ہے وہ اس خوف کو اپنے شاگردوں تک ضرور منتقل کر دے گا۔ گو اس مرض متعدی کا خراب اثر فوراً دکھائی نہ پڑے۔ مثلاً فرض کیجیے کہ کوئی استاد اپنے دل میں رائے عامہ سے ڈرتا ہو، گو وہ اس خوف کو مہمل سمجھتا ہو لیکن اس سے اپنے کو بچا نہیں سکتا، ایسی صورت میں وہ کیا کرے؟ کم از کم اُسے اپنے عیب کو تسلیم کر لینا چاہیے اور اپنی اصلی نفسیاتی کیفیت کو شاگردوں پر صاف طور سے ظاہر کر دینا چاہیے تاکہ اس طریقہ سے شاگردوں کو خوف کی پوری نوعیت سمجھنے میں مدد ملے۔ ایسے سچے اور پر خلوص طریق کار سے طلبہ کی حوصلہ افزائی اس طور پر ہو گی کہ وہ خود اپنے دل میں راستی کا پورا لحاظ اور نیز اساتذہ کے ساتھ سچائی کا برتاؤ رکھیں گے۔ بچہ کو آزاد منش بنانے کے لیے استاد کو خود پہلے آزادی کی اہمیت کو اور اس کے ہر پہلو کو سمجھ لینا چاہیے۔ نہ مثال پیش کرنے سے نہ کسی قسم کے جبر سے آزادی مل جاتی ہے، بلکہ آزادی کی کیفیت ہی میں خود شناسی اور بصیرت پیدا ہوتی ہے۔

جس قسم کے لوگ یا سامان بچہ کے گردو پیش ہوتے ہیں، انھیں سے بچہ متاثر ہوتا ہے۔ صحیح قسم کے معلم سے شاگردوں کو یہ مدد ملنی چاہیے کہ وہ تمام پوشیدہ اثرات سے نقاب اٹھا کر ان کا پورا مشاہدہ اور اندازہ کر لیں سوسائٹی یا مرجاد کی سند کے ذریعے صحیح اقدار دریافت نہیں ہوں گے۔ اُن

کی اصلی حقیقت صرف ذاتی غور و فکر سے عیاں ہو گی۔ اس امر کی صداقت جس شخص کے ذہن نشین ہو جائے، وہ طالب علم میں شروع ہی سے کافی بیداری اتنی پیدا کر دے گا، جس سے اسے ایسی بصیرت حاصل ہو کہ وہ شخصی خواہ سماجی اقدار کی پوری پوری شناخت کر سکے۔ ایسا شخص طالب علم کو صرف کسی مخصوص امر کی نہیں بلکہ تمام امور کی اقدار کی کھوج کرنے میں مدد دے گا ایسا شخص طالب علم کو نڈر بنائے گا یعنی یہ کہ ہر قسم کے احکام اور ہدایات کے غلبہ سے آزاد رکھے گا خواہ وہ غلبہ خود اس کا یا خاندان کا یا سوسائٹی کا ہو۔ اس کا یہ بھی نتیجہ ہو گا کہ ہر شاگرد کا نشو و نما نیکی اور محبت کی آب و ہوا میں ہو گا! حصول آزادی میں طالب علم کی اس طرح مدد کرتے ہوئے معلم خود اپنے اقدار میں مناسب تغیر کرتا رہے گا۔ وہ خود "ماو من" کی بندش سے آزاد ہونے کی شروعات کرے گا اور خود اس کا نشو و نما بھی نیکی اور محبت کے آب و گل سے ہو گا، اس طرح باہمی تعلیم کا سلسلہ اُستاد اور شاگرد کے درمیان بالکل ایک نئے طرز پر قائم ہو گا!

کسی قسم کا جبر یا دباؤ حصول آزادی اور دانش مندی میں قطعی خلل انداز ہو گا، صحیح قسم کے استاد کو نہ تو کوئی اقتدار حاصل ہے نہ اس کا سوسائٹی پر کوئی قابو ہے، وہ تو سوسائٹی کے فرمان اور ہدایات سے غیر متعلق اور آزاد ہے۔ اگر طالب علم کو ان رکاوٹوں سے ہمیں آزاد کرنا ہے جو خود اس ذات یا ماحول کی پیدا کردہ ہیں، تو ہر قسم کے غلبہ اور دباؤ کو سمجھنا اور دور کرنا ہو گا۔